

Episode 2

رضا تم آبی تک پاکستان میں کیا کرو رہے ہو تم تو آبی اس وقت دبئی میں ہوتے ہم نے تمہیں کہا تھا دبئی میں ہی ہونا تم نے تو ہماری بات کو سیریز نہیں لی۔ اب تم کو ہم نہیں بلکہ سکندر صاحب سزا دیئے گا۔۔۔ جواد نے سیریز انداز میں بولا۔۔۔۔۔

مجھے پتہ تھا کہ میں پاکستان میں آہو گا تو مجھے اس کا حساب پورا کرنا ہو گا۔ جواد تم کو پتہ ہے ایک آدمی کو میں نے مار دیا تھا اس نے ایک عورت کی زندگی برباد کی میں نے اس کو گھوری مار دی اس کے بعد مجھے ایک unknown number سے مجھے میسج آیا۔ کہ تم پاکستان جا ہو پھر میں مسلسل سکندر صاحب کو کال کر رہا تھا تو انہوں نے میری کال نہیں اٹھائی تو میں پریشانی کی حالت میں پاکستان کو آیا۔ رضا سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے تم پاکستان آئے ہو۔ تب بھی میں نے تم کو کال کی کہ ایئرپورٹ جاو اور سکندر صاحب کو لے کے او۔ حمید نے نارمل انداز میں بولا۔۔۔۔۔

خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

اچھا جس شخص کو تم نے مارا اس کا نام کیا تھا۔ جواد اس کا نام صائم تھا۔ وہ خاندانوں کے خاندان سے تھا اور اس لڑکی کا نام رائمہ ہمدانی تھا وہ بھی

ہمدانی کے خاندان سے تھی۔ رضایہ تم نے کیا کیا تم نے آیان کے ماموں کی بیٹی کو مار دیا۔ حمید نے خوف سے بولا۔۔۔۔

Hameed Ayan is from sikandar's family, what is his relation with his maternal uncle khanzada's family, I don't understand, explain something to me

رضا نے حیرانگی سے پوچھا۔

جواد اور رضا تم دونوں آیان کے خاص آدمی ہو اس لیے تمہیں بتا دیتا ہوں کہ آیان کے خاندان کے ساتھ کیا ہوا۔۔۔

آیان آپ کس ٹائم جاگے اور آپ نے مجھے جگایا کیوں نہیں۔ کشف آنکھوں کو ملتی ہوئی بولی۔۔۔۔

آیان سامنے صوفے پر بیٹے کشف کو مسلسل دیکھ رہا تھا۔

آیان آپ مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہیں۔ میری جان تم ہوئی اتنی معصوم تمہیں دیکھنے کا دل کرتا ہے۔ آیان جب آپ جاگ ہی رہے تھے آپ مجھے اٹھا

دیتے تو میری نماز قضا نہیں ہوتی آپ کی وجہ سے میری نماز قضا ہوئی ہیں اور جب اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھیں گے تو میں آپ کا نام دوں گی۔ کشف نے معصومیت سے بولی۔۔۔۔۔

میری جان تم گیری نیند میں سو رہی تھی میں تمہیں اٹھانا مناسب نہیں سمجھا۔ آپ پھر بھی مجھے اٹھا لیتے کم سے کم میری نماز قضا تو نہ ہوتی۔ میری جان جو میں نے کیا وہ مجھے مناسب لگا۔ اب تم مجھ سے بحث نہ کرو جاو فریش ہو کے او۔ نہیں آپ نے مجھے جگایا کیوں نہیں میری نماز قضا ہوئی ہے۔ اچھا بابا مجھے معاف کر دو میں تمہارے سامنے اپنے کان پکڑتا ہوں اب تم مجھے معاف کر دو میں آپ کو ایک شرط پر معاف کروں گی۔ وہ شرط کیا ہے کشف۔ وہ شرط یہ ہے کہ پہلے آپ دس دفعہ اٹھک بیٹھک کریں گئے۔ کشف نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔۔۔۔۔

کیا میں کروں گا وہ بھی آیان سکندر کرے گا۔ جی آپ ہی آیان سکندر آپ ہی کرے گئے آپ نے مجھ فجر کی نماز کے لیے اٹھایا نہیں۔ اب آپ کی یہی سزا ہے۔۔۔۔۔

اچھا میری جان میں ابھی کرتا ہوں تمہارے سامنے پھر تم ناراض تو نہیں ہوگی نا۔ آپ پہلے کریں میں دیکھوں گی اچھا بی بی میں ابھی کرتا ہوں آیان نے عاجزی سے بولا۔۔۔۔۔

اس نے دونوں کانوں کو پکڑا اور اٹھک بیٹھک اسٹارٹ کی۔

آیان آپ بیٹھ کیوں گے کھڑے ہو جائیں ابھی آپ نے ایک دفعہ کیا ہے۔ اچھا کھڑا ہوتا ہوں ابھی کرتا ہوں ویسے تم کتنی ظلم ہو اپنے شوہر سے اٹھک بیٹھک کرواتی ہو۔ چلے ابھی آپ نے پانچ دفعہ کیا ہے اب آپ کے لیے ابھی اتنی سزا کافی ہے۔ اب تم ناراض تو نہیں ہو نہیں میں اب آپ سے ناراض نہیں ہوں۔ ہاں مجھے سزا دے کے اب تم خوش ہوگی نہ۔ اب جاؤں واش روم کشف فریش ہو کے او۔ اوکے ڈیر میں جاتی ہوں۔ کشف مسکرا کر بولی۔۔۔۔

آیان کا ابو انزلہ سکندر جو سکندر فیملی سے تھا اور اس کی امی خاندانوں کی فیملی سے تھی۔ خاندانہ فیملی یہ نہیں چاہتی تھی کہ ہمارے گھر کی بیٹیوں کی شادی سکندر فیملی میں ہوں وہ چاہتی تھی کہ ہمارے گھر کی بیٹیوں کی شادی ہمدانی خاندان میں ہو۔ آیان کے ابو یہ نہیں چاہتے تھے کہ خاندانہ فیملی کی شادی ہمدانی فیملی میں ہو وہ دنوں ایک دوسرے سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے ان دونوں نے بھاگ کے شادی کی اور شادی کے دو سال بعد

جب آیان پیدا ہوا تو ان کو مار دیا گیا خاندانہ فیملی اور ہمدانی فیملی نے مل کر۔ ان دونوں کو روڈ ایکسیڈنٹ میں مار دیا۔ لیکن روڈ ایکسیڈنٹ نہیں ہوا ان دونوں کو گولیاں ماری تھی اس کے بعد آیان کو یتیم کھانے میں چھوڑ کے آئے تھے۔ آیان اس ٹائم دو سال کا تھا۔ پھر آیان نے قسم کھائی تھی کہ میں خاندانہ اور ہمدانی دونوں خاندانوں کو جڑ سے اکھاڑ کے پھینک دوں گا۔ جہنوں نے میری امی ابو کو قتل کیا۔ حمید نے سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

حمید اس میں ہمدانی فیملی بھی شامل تھی آیان کے امی ابو کو مارنے کے لیے۔ جواد نے حیرت نگاہوں سے پوچھا۔۔۔۔۔

اس کے بارے میں میرے پاس کوئی انفارمیشن نہیں ہے حمید نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

آیان ناشتہ میں بناتی ہوں اپ ڈائننگ ٹیبل میں بیٹھ جائیں۔ تم ابھی ناشتہ بناؤ ختنہ میں حمید جواد اور رضا کو بلاتا ہوں وہ بھی ناشتہ کر لے۔ آیان نے مسکرا کر بولا۔۔ حمید جواد اور رضا یہ کون ہے۔ کشف نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

یہ میرے خاص بندے ہیں وہ میرا بزنس سنبھالتے ہیں۔ ویسے آیان آپ کا بزنس ہے کہا۔
کبھی تم نے میرا نام نہیں سنا میں معروف انڈسٹریز آیان سکندر ہوں۔ آیان نے انکھ دبا کر
بولاً۔

پہلے میں ان کو کال کروں پھر بعد میں مجھ سے پوچھنا باقی باتیں۔ اچھا جلدی سے کال کرے
پھر میں آپ سے باقی باتیں۔ پوچھتی ہوں۔ کشف نے نارمل انداز میں بولا۔۔۔

حمید جواد اور رضا کو لے کے میرے پاس او۔ آپ تھا مجھے میٹنگ کرنی ہے۔ ٹھیک ہے میں
ان دونوں کو لے کر آتا ہوں تمہارے پاس۔۔۔۔۔ اوکے اللہ حافظ۔۔۔۔۔

آیان آپ ان تینوں کو ناشتے کے لیے بولا رہے ہیں۔ میں۔ میں ان کو نہیں بولا رہا ہو میری
ان کے ساتھ میٹنگ ہے۔ اچھا آیان۔ آیان آپ کا بزنس تو پاکستان میں نہیں ہے تو
آپ کب جائیں گے۔ ہاں میرا بزنس پاکستان میں نہیں ہے سوئٹزرلینڈ میں ہے تو تم کیا کہتی
ہو میں آج ہی سوئٹزرلینڈ چلا جاؤں۔ میں نے ایسا کب کہا میں ویسے ہی آپ سے پوچھ رہی
ہوں ایسے میں آپ کے بغیر رہ بھی نہیں سکتی ہو۔ کشف نے انکھ دبا کر بولی۔۔

کشف تم مجھ سے سیدھی بات کرو ایسے ویسے اس

طرح اس طرح کر کے نہ پوچھو اور رہی بات میری

میں بھی اب تمہارے بنا نہیں رہ سکتا۔ مجھے تم سے پہلی نظر میں ہی عشق ہو گیا تھا۔ آیان جب میں نے آپ کو قبرستان میں دیکھا تھا مجھے پہلی نظر میں آپ سے عشق ہو گیا تھا اور ہر وقت میں اپنے رب سے دعا مانگی تھی مجھے آپ ہی چاہیے اور اللہ نے میری دعا قبول کر دی میں اللہ کا شکر کرتی ہوں مجھے آپ جیسا شوہر ملا ہے جو مجھ سے محبت نہیں عشق کرتا ہے۔ کشف نے آیان کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔۔۔۔

کشف تم کس فیملی سے تعلق رکھتی ہو۔ میں تو ہمدانی فیملی سے تعلق رکھتی ہو۔ تم ہمدانی فیملی سے تعلق رکھتی ہو۔ تم ہمدانی فیملی سے ہو تمہارے ابو کا نام کیا ہے کشف۔ میرے ابو کا نام حذیفہ احمد ہمدانی اور میری امی کا نام ملیحہ ہمدانی ہے۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں خیریت ہے۔ اب اتنے غصے میں کیوں ہیں۔ کشف نے آہستہ آواز میں بولا۔۔۔۔۔

میں غصے میں نہ ہوں تو پھر کیا کروں جنہوں نے میرے ماں باپ کا قتل کیا وہ کھلے عام گھوم رہے ہیں۔ آیان آپ کی امی ابو کا ایکسیڈنٹ نہیں ہوا تھا۔ نہیں ان کو قتل کیا گیا تھا۔ قتل قتل کس نے کیا۔ تمہاری فیملی اور خانزادہ فیملی نے مل کر کیا تھا۔

اب میں ہمدانی فیملی اور خانزادہ فیملی کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینکوں گا تو پتہ چلے گا قتل کس نے کیا کس نے نہیں کیا۔ آیان نے غصے سے بولا۔۔

میرے خاندان نے آپ کے امی ابو کو مارا۔ جی تمہاری خاندان نے مل کر میرے بے گناہ امی ابو کا قتل کیا۔ اچھا کشف تمہارے امی ابو کو کس نے مارا۔ میرے امی ابو کسی نے بھی نہیں مارا۔ میرے امی ابو کسی نے بھی نہیں مارا میرے ابو اور امی کو ایک بیماری کی وجہ سے ان کا انتقال ہوا۔ اچھا کشف مجھے اجازت ہے۔ آیان نے مسکرا کر بولا۔۔۔

کس چیز کی اجازت آیان۔ وہ تمہیں پتہ ہی چل جائے گا بہت جلد میری معصوم سی کشف۔ آیان نے موبائل ہاتھ میں پکڑ کر حمید کا نمبر ڈائل کر کے حمید کو کال کی۔ ہیلو حمید ساتھ اس کو لے کے انا۔ کس کو لے کے انا ہے آیان۔ عاکف ہمدانی کو لے کے میرے پاس ابھی اسی وقت او۔ ٹھیک ہے آیان۔ او کے اللہ حافظ حمید۔۔۔۔

آپ میرے چچا کو کیوں لے کے رہے ہیں آیان ادھر۔ وہ آئیں گے تو تمہیں پتہ چل جائے گا۔ آیان نے غصے سے بولا۔۔۔

آیان ناشتہ ریڈی ہے۔ تم ناشتہ لگا دو۔ اچھا لگاتی ہوں۔ یہ تم نے کیا بنایا ہے کشف۔ آیان یہ پراٹھے، آملیٹ اور چائے ہے اگر آپ کو یہ نہیں چاہیے تو میں اور کچھ بنا دیتی ہوں آپ مجھے بتائیں۔ نہیں میری جان میں ناشتہ میں صرف یہی کھاتا ہوں تم کو اور بنانے کی ضرورت نہیں ہے اور ناشتہ کرو۔ آیان مجھے بھوک نہیں ہے۔ کشف نے معصومیت سے کہا۔۔۔

او میرے ساتھ ناشتہ کرو ویسے بھوک نہیں ہے۔ آیان مجھے بھوک نہیں ہے نہ۔ بیٹھو ناشتہ کرو میرا دماغ خراب نہ کرو میرے دماغ پہلے کا شارٹ ہے۔ آیان نے بیٹھو پر زور دے کر بولا۔۔۔

اچھا۔ کشف نے آہستہ آواز میں بولی۔ آیان ہم لوگ اندر آجائے۔ آجاؤ آپ لوگ اندر۔ آیان یہ لو تمہارا مجرم عاکف ہمدانی آگیا۔ اب بتاؤ تم عاکف صاحب سے بتاؤ تمہارے سامنے کشف بھی کھڑی ہے۔ اچھا میں آپ سب کو بتاتا ہوں۔۔۔

بابا سکندر آج گھر میں دعوت کس کی ہے۔

آج میرے دوست اور چھوٹے بھائیوں جیسا زریاب خانزادہ اور اس کی فیملی کی آج ہماری حویلی کو چار چاند لگ جائیں گے میری جان انزلہ سکندر آج بے شک ہماری حویلی کو چار چاند لگ جائیں گے۔ بابا سکندر آج ہمارے گھر میں دعوت کیوں ہے۔ انزلہ معصومیت سے بولا۔

تم کو ڈگری ملی ہے اور آج سال کون سا ہے اور دن کون سا ہے اور تاریخ کیا ہے بتاؤ۔ بابا سکندر آج سال 1997ء ہے دن ٹیوڈ ڈے (Tuesday) ہے اور تاریخ سات جنوری ہے۔ بابا سکندر سات جنوری کو میری برتھ ڈے ہوتی ہے اور آج میری برتھ ڈے ہے۔ لیکن بابا سکندر 10 تاریخ کو جمعہ آتا ہے۔ اور جمعے کو پہلی روزہ ہے اس مہینے میں۔ مجھے پتا ہے میری جان انزلہ سکندر اس جمعے کو روزہ ہے۔ کہ تمہاری آج برتھ ڈے ہے اور تم کو ڈگری ملی ہے اس وجہ سے خانزادہ فیملی کو میں نے دعوت یہ بلایا ہے وہاں سکندر خوشی سے بولا۔۔۔

بابا سکندر امی سکندر کدھر ہے۔ آیان نارمل انداز میں بولا تمہاری امی ملازمہ کے ساتھ کچن میں رات کا ڈنر تیار کر رہی ہیں۔ اب تم جاؤ اپنی امی کے پاس اور میں بابا سکندر کے ساتھ کچھ باتیں کرتا ہوں۔

ٹھیک ہے مدثر بھائی جیسے آپ کی مرضی۔ مدثر بھائی نہیں مدثر سکندر بھائی۔ مدثر نے مسکرا کر بولا۔۔۔۔

نہیں آپ مجھ سے بڑے ہیں تو میں آپ کو مدثر بھائی یا بھائی جان بولوں گا۔ اچھا ٹھیک ہے اب جاؤں بھی نہ۔ بھائی ایسی کون سی بات ہے جو آپ مجھے یہاں سے نکال کے بابا سکندر سے کر رہے ہیں وہ میرے اور بابا کی پرسنل بات ہے تم اس میں انٹرفیر کرو۔ مدثر نے نارمل انداز میں بولا۔۔۔۔۔

بھائی آپ جو مجھے جس وجہ سے یہاں سے نکال رہے ہیں نہ انشاء اللہ میں آپ کو کبھی وہ کام کرنے نہیں دوں گا میں جانتا ہوں امی سکندر کے پاس آپ

نے جو کام کرنا ہے کر لیں کہ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔ انزلہ سکندر نے آہستہ آواز میں غصے لہجے میں بول کر چلا گیا۔۔۔۔

امی سکندر یہ بھائی جان کو کیا ہو گیا ہے۔ جب بھی میں بابا سکندر کے ساتھ بیٹھا ہوتا ہوں۔ تو میرے پاس آتے ہیں کہتے ہیں جاو مجھے بابا سکندر سے کوئی پرسنل بات کرنی ہے۔ بھائی جان جو بھی کام کر رہے ہیں نہ ان کے لیے اچھا نہیں ہو گا۔

تمہارا بھائی تمہارے بابا سے ضد کر رہا ہے کہ اس گاؤں میں ایک یونیورسٹی اور ہسپتال بنانی ہے وہ تمہیں کہتے ہیں یہاں سے کرتا ہے اس لیے وہ تمہیں کہتے ہیں یہاں سے آٹھ کے چلے جاو میری اور بابا سکندر کی پرسنل بات ہے۔ سارا سکندر نے مسکرا کر بولا۔۔۔۔۔

امی سکندر یہ بات ٹھیک ہے بھائی جان کی آپ بابا سکندر کو بولیں ہسپتال یونیورسٹی بنالیں میں ویسے ہی بھائی جان کو سو باتیں سنا کر آیا ہوں۔ جاو جلدی کرو معافی مانگو پھر اپنے کمرے میں جابر تیار ہو کے اجاؤں کیونکہ مہمان آنے والے ہیں۔ ٹھیک ہے امی سکندر۔۔۔۔۔

بھائی جان مجھے معاف کر دے میں آپ کو سو باتیں سنا کر چلا گیا تھا۔ کوئی بات نہیں انزلہ۔ مجھے امی سکندر نے سب کچھ بتا دیا بابا سکندر سے کیا بات کر رہے ہیں بابا سکندر آپ مان جائیں نہ بھائی جو کہے رہے ہیں ہسپتال اور یونیورسٹی کے بارے میں اس میں تو غریبوں کا

فائدہ بھی ہو گا وہ کسی دوسرے شہر میں جا کے پڑھیں گئے بھی نہیں۔ انزلہ نے معصوم سے بولا۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں آپ دونوں کی بات مان لیتا ہوں ہسپتال یونیورسٹی بنا لوں گا۔ بابا سکندر اور بھائی جان آپ دونوں باتیں کریں میں اپنے کمرے میں تیار ہونے جارہا ہوں۔ ٹھیک ہے تم آرام سے تیار ہو جاؤ اپنے کمرے میں۔۔ اسلام و علیکم وہاج کیا حال ہے

ٹھیک ہو۔ زریاب تمہارا کیا حال ہے ٹھیک ہوں و علیکم السلام زریاب خاندادہ۔

اسلام و علیکم بھائی کیا حال ہے ٹھیک ہے۔ نور تمہارا کیا حال ہے۔ اندر آجائیں آپ لوگ۔ وہاج سکندر نے مسکرا کر بولا۔۔

سارا مہمان آگے ہیں اجاؤں لانچ میں۔۔ اسلام و علیکم فاطمہ خاندادہ کیا حال ہے ٹھیک ہو۔ نور تمہارا کیا حال ہے تم بھی ٹھیک ہوں۔۔

وہاج تمہارا چھوٹا بیٹا کدھر ہے وہ تو نظر ہی نہیں ارہا ہیں۔ کتنے سالوں سے اس کو دیکھا نہیں ہے۔ زریاب وہ اپنے کمرے میں گیا ہے تھوڑا سا کام تھا آ رہا ہے۔ انزلہ سیریوں سے نیچے اترتے وقت اپنے ہاتھ کی کلائی میں باندھی گھڑی میں ٹائم دیکھ رہا تھا اتنے میں اس کی نظر

سامنے صوفے میں بیٹی ایک لڑکی پر پڑی جس نے بلیک کلر کی فراک پہنی ہوئی۔ آنکھوں میں بلیک کلر کا کاجل اور ہونٹوں میں لال کلر کی لپسٹک لگی ہوئی تھی۔ انزلہ اس کو دیکھتا ہی رہ گیا۔

انزلہ سکندر ادھر او میرے پاس۔ زریاب خانزادہ نے نارمل انداز میں بولا۔

اچھا آتا ہو۔ انکل زریاب۔ اس لڑکی کی نظر جب انزلہ سکندر پر پڑی تو وہ اس کو دیکھتی ہی دیکھتی رہ گئی سامنے کھڑا انزلہ سکندر جس نے سفید کلر کی شلوار قمیض وائٹ کلر کا ڈریس کوٹ اور چہرے پہ چھوٹی چھوٹی داڑھی اور مونچھیں اور بڑے بڑے بال جو سائیڈ سے چھوٹے تھے اور سامنے سے بڑے تھے ان کو ایک طرف کیا ہوا تھا۔ یہ کتنا ہینڈسم ہے میرا تو اس پر دل آگیا ہے نور نے آہستہ آواز میں بولا۔۔۔۔

اسلام وعلیکم زریاب انکل کیا حال ہے آپ کا۔ وعلیکم السلام تمہارا کیا حال ہے۔ انزلہ سکندر۔ میں بھی ٹھیک ہوں انکل۔ اسلام وعلیکم آنٹی کیا حال ہے آپ کا۔ وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں تمہارا کیا حال ہے انزلہ تم ٹھیک ہو۔۔۔۔ جی آنٹی الحمد للہ۔۔

انزلہ تم نور سے ملو یہ ہے زریاب خانزادہ کی بیٹی۔ سارا سکندر نے مسکرا کر کہا۔۔

جی امی میں ملتا ہوں۔ السلام وعلیکم۔ وعلیکم السلام کیا حال ہے آپ کا نور۔ نور یہ انزلہ سکندر ہے وہاج سکندر کا چھوٹا بیٹا فاطمہ خانزادہ نے نور کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔

زریاب تمہارے بیٹا نظر نہیں ا رہا وہ نہیں۔ آیا۔ نہیں وہاج اس کا کچھ کام ہے تو اس وجہ سے میں نے کہا ہے وہ کہتا ہیں میں لیٹ ہو جاؤں گا۔ زریاب یار اس کو کال کرو ابھی ادھر آئے میں نے تم کو کہا تھا نہ یار سب سنی نہیں ہے ابھی اس کو کال کرو ابھی ائے۔ اچھا وہاج میں ہاشم کو کال کرتا ہوں اور آپ لوگ باتیں کرے ٹھیک ہے۔

مدثر تمہاری بیوی ملائکہ نظر نہیں آرہی کہاں پر ہے۔ میرے خیال میں فاطمہ آنٹی وہ کچن میں ہو گئی۔

السلام وعلیکم آنٹی کیا حال ہے ٹھیک ہے۔ وعلیکم السلام ملائکہ تم کدھر گم ہوئی تھی نظر ہی نہیں ارہی تھی۔ آنٹی وہ کچن میں مصروف تھی اس وجہ سے۔ اچھا او بیٹھو۔ السلام وعلیکم نور کیا حال ہے ٹھیک ہو۔ جی ملائکہ بھابی میں ٹھیک ہوں۔ آپ سنائیں۔ میں بھی فٹ فٹ ہوں۔ ملائکہ سکندر نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔۔

انزلہ اب کیا کرو گئے۔ انکل زریاب محبت کرو گا میرا مطلب کوئی کام وغیرہ کروں گا بابا سکندر کا۔ نہیں ان کا کام نہیں کروں گا اپنا بزنس کروں گا۔ کیسا بزنس انزلہ۔ کوئی بھی بزنس ہو گیا وہی کروں گا۔ السلام وعلیکم وہاج انکل وعلیکم السلام ہاشم تم

کدھر تھے۔ انکل وہ ٹھوڑا سا کام تھا اس وجہ سے لیٹ ہو گیا تھا تو۔ اچھا کھڑے کیوں ہو بیٹھو۔ السلام وعلیکم مدثر کیا حال ہے۔ وعلیکم السلام میں ٹھیک تم سناؤ۔ میں بھی ٹھیک۔ السلام وعلیکم انزلہ کیا حال ہے۔ وعلیکم السلام ہاشم بھائی میں ٹھیک ہو آپ بیٹھے۔

نور مسلسل انزلہ کو نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ جب انزلہ کی نظر نور پر پڑی وہ اپنی نظریں چھپا لیتی۔ جب کہ انزلہ بھی اس کو مسلسل دیکھ رہا تھا۔

ملائکہ بات سنو۔ جی امی ملازموں کو بولو ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگا دے ہم لوگ آتے ہیں۔ ٹھیک ہے امی میں بولتی ہوں ملازموں کو۔

سارا آنٹی واش روم کدھر ہے۔ امی سکندر میں ہاتھ دھونے جا رہے ہوں ساتھ اس کو واش روم بھی بتا دو۔ میں امی سکندر چلے ٹھیک ہے میں بتا دیتا ہوں۔ اچھا جلدی انا آپ لوگوں نے کیونکہ کھانا تیار ہے۔ ہم

لوگوں کا ڈاننگ ٹیبل پر انتظار کر رہے ہیں صحیح ہے ٹھیک ہے امی سکندر میں جلدی اجاؤں گا ہاتھ دھو کے آپ ان کو بولیں۔ سارا آنٹی میں بھی جلدی اجاؤں گی۔ آپ چلیں انزلہ صاحب نور نے صاحب پر زور دے کر آہستہ آواز میں بولا۔۔۔۔۔

چلیں۔ ویسے آپ کرتی کیا ہیں۔ نور نے اس کی طرف دیکھا میں، میں تو ابھی پڑھتی ہوں۔ میرا سبجیکٹ بھی یہی ہے۔ اونائس اللہ آپکو کامیاب کرے۔ آمین۔ نور۔ آمین معصومیت سے بولی۔۔

آپ آج بہت اچھی لگ رہی ہیں۔ نور رک کر انزلہ کو دیکھ رہی تھی۔ میں نے کوئی غلط بات کی ہے۔ اگر کوئی غلط بات کی ہے تو اس کے لیے معافی۔ نہیں نہیں تھینک یو آج آپ بھی بہت ہیند سم لگ رہے ہیں۔ اس کے لیے شکریہ آپ نے مجھے ہیند سم بولا۔۔ میں

ہوں ہی اتنا ہیند سم مجھے ہر کوئی بولتا ہیں۔ یہ لے آپ کا سٹاپ آگیا ہے۔ آپ نے ہاتھ نہیں دھونے۔ نور نے حیرت انداز میں بولا۔۔

نہیں میں نے ہاتھ نہیں دھونے میں تو آپ سے بات کرنے کے لیے ہاتھ دھونے کا بہانہ بنایا تھا۔ اس لیے یہ لے آپ کا واش روم آگیا ہے۔۔

رکے۔ آپ سے کوئی بات کرنی ہے۔ جی بولے کیا بات کرنی ہے۔ میں واش روم سے آتی ہوں، پھر بتاتی ہو کیا بات کرنی ہے۔ آپ میرا انتظار کریں میں آتی ہوں۔ ٹھیک ہے جیسے اپنی مرضی۔۔۔

جی کیا بات کرنی ہے آپ نے۔ آپ نے بولا ہے کہ مجھے ہر کوئی شخص ہند سم بولتا ہے۔ سچ بولو آپ ہی اتنے ہند سم کے ہر کوئی آپ کو بولتے ہیں۔ جی چلیں ورنہ امی سکندر۔۔۔۔۔ چلو بیٹھو کھانا شروع کرتے ہیں ہم لوگ آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ چلو زریاب۔۔۔۔۔

بسم اللہ کرتے ہیں۔ مدثر بھائی ذرا رائس پاس کریں۔ نور انزلہ کی چیئر کے ساتھ بیٹھی مسلسل اس کو دیکھ رہی تھی۔ جب انزلہ اس محسوس کر رہا تھا کہ یہ مجھے دیکھ رہی ہے۔ شاید اس کو مجھ سے کوئی کام ہو یا محبت ہو گئی ہو۔ اگر اس کو مجھ سے محبت ہو گئی ہیں تو میں اس کو بتاتا ہو مجھے تم سے عشق ہو گیا ہے اب میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔ انزلہ آبی یہ بات سوچ ہی رہا تھا۔ امی سکندر انزلہ اور نور کو نوٹ کر رہی تھی۔ زریاب بھائی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ جی بولے بہن جی۔ میں آپ سے نور کا ہاتھ مانگ رہی ہوں انزلہ کے لیے۔۔۔

گئے اب اس بارے میں بات نہیں ہوگئی۔ چلو اٹھے گھر کو چلتے ہیں۔ انزلہ ان کے سامنے دراڑ بن کے کھڑا ہو گیا تھا۔ انکل زریاب مجھے نور سے ایک منٹ بات کرنے دے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے یہ بھی دل کی خواہش پوری کر دو۔ بابا صاحب آپ چاہیں تو میں انزلہ کے بچے کی زبان کھینچ کے باہر نکال دوں۔ اگر تم نے میرے بھائی کو ہاتھ لگایا تو یہ جان لینا کہ یہ جو حویلی ہے یہ تیری ادھر قبر بن جائے گی۔ مدثر اور ہاشم یہ تم دونوں کا معاملہ نہیں ہے ان دونوں بچوں کا معاملہ ہے

آپ لوگ اس میں مداخلت نہ کرو تو یہ ہی بتر ہوگا۔۔۔

نور کے جانے کے بعد انزلہ کی حالت پاگلوں جیسی ہوگئی تھی۔ جب دو ہفتے بعد نور کو پتہ چلا کہ انزلہ پاگل خانے میں ہے اس دن سے تو نور اسی وقت پاگل خانے میں گئی انزلہ سے ملنے کے لیے۔ اس وقت جب نور نے انزلہ کی حالت کو دیکھا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ کہ مجھے معاف کر دو مجھ سے بڑی خطا ہوئی ہے میں تمہارے بنا رہ نہیں سکتی۔ اب باہر نکلو۔ اس کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی جب اس نے پاگلوں جیسے اس کی حالت کو دیکھ کر مسلسل رو رہی تھی۔

عاکف تمہارے بھائی کدھر ہے۔ ابا جان وہ تو امی ہمدانی کے ساتھ بازار گیا ہے شادی کی کچھ چیزیں لینے کے لیے۔

تم میری بات سنو عاکف ہمدانی تمہارے بھائی کی شادی ہے اس جمعے کو۔ آج دن بدھ ہے ایک دن کا فرق ہے اس لیے تمہیں اپنے بھائی سے چھوٹے ہو سارے انتظامات تم نے کرنے ہیں کیونکہ زریاب خانزادہ کی نور خانزادہ اس گھر کی بڑی بہو بنے گی۔ اور ایک اہم بات یہ ہے کہ کل تم نے جانا ہے حویلی ادھر جا کے وہاں سکندر کو افطاری کی دعوت دینی ہے۔ بابا جان میں تو حویلی نہیں جاؤں گا میں ان کی حدود میں پہنچتے ہی مجھے مار دیں گے جب وہ پوچھیں گے کون ہو تم بولنا کے میں وحید ہمدانی کا بیٹا عاکف ہمدانی ہو۔

اسلام و علیکم ابا جان۔ اگئے ہو مائے بازار سے اب تم کل کی تیاری کرو۔ ٹھیک ہے ابا جان۔ مریم ہمدانی تم اندر آؤں میں تم سے کوئی ضروری بات کرنی ہیں سکندر فیملی کے بارے میں مجھے پتہ چلا ہے کہ دو ہفتوں سے انزلہ سکندر پاگل خانے میں قید ہیں تم نور پر نظر رکھو کہ وہ اس سے ملنے پاگل خانے نہ

ہوا تمہیں۔ میری بیٹی کہاں ہے۔ کہا مطلب کہاں ہے تمہارے اپنے گھر میں ہوگی نا۔ بتاؤ
میری بیٹی کہاں ہے وہ اونچی آواز میں بولا۔ زریاب خود کو سنبھالو تمہاری بیٹی کہاں ہے
مجھے نہیں پتہ کہاں۔۔ ہاشم نے وہاج سکندر کے سر پر پستول دکھا۔ ہاشم میرے بابا سکندر کو
چوروں ورنہ میں تمہیں زندہ دفنا دوں گا۔ پہلے مجھے میری بہن دو۔

تمہاری بہن ہمارے پاس نہیں ہے

تو میری بہن کہاں ہیں۔

تم اپنی بہن کی حفاظت نہیں کر سکتے ہو اور ہم سے پوچھتے ہو کہاں ہے۔۔۔۔۔

اچھا انزلہ کہاں پر ہے۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ بتاؤ انزلہ کہاں ہے۔ وہ پاگل خانے میں
جیسے دن سے تم اس کو چھوڑ کر گئے ہو وہ اسی دن سے پ پاگل خانے میں ہیں تم نے
میرے بیٹے کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔ تم کو پتہ ہے وہ دونوں بھاگ گئے ہیں۔ پاگل خانے
سے۔ کون دونوں بھاگنے ہیں وہاج نے سٹاپ سے بولا۔ تمہارا بیٹا اور میری بیٹی وہ پچھلے چار
گھنٹے سے غائب ہیں۔ وہاج سکندر ہکا بکا رہ گیا اب پستول نیچے کرو ورنہ تمہارے ساتھ اچھا

نہیں ہو گا۔ زریاب اپنا سر پیٹنے لگا زریاب تم پہلے ہی یہ رشتہ قبول کرتے تو آج یہ نوبت نہ آتی۔۔۔۔۔ اب تم جاو اپنی حویلی میں بیٹھ کے ماتم مناو۔۔۔

بیٹی یہ لو میں اس کے لیے کچھ دوائیاں لایا ہوں ڈسپنری سے۔۔۔۔۔ بیٹی آپ لوگوں نے افطاری کی ہے

نہیں بابا جی راستے میں ایک کھجور ملی تھی وہی کھائی ہے۔ میں آپ لوگوں کے لیے افطاری لاتا ہوں نہیں۔۔۔ بابا جی اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ اچھا ویسے آپ لوگ ہو کون۔۔۔ میں زریاب خانزادہ کی بیٹی ہوں وہ جو لڑکا ہے وہ سردار وہاج سکندر کا چھوٹا بیٹا انزلہ سکندر ہے۔۔۔ آپ کو اتنے اچھے خاندان سے تو آپ دونوں یہاں کیا کر رہے ہو۔ نور نے روتے روتے بابا جی کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ بابا جی میں اور انزلہ ایک دوسرے کے لیے نامحرم ہیں کیونکہ وہ میری محبت میں گرفتار تھا جب اس نے میرے بابا سے میرا ہاتھ مانگا تو میرے بابا نے انکار کر دیا تھا وہ چاہتے تھے۔۔۔۔۔ میری شادی مائیم ہمدانی سے کرانا چاہتے تھے لیکن مجھے یہ شادی منظور نہیں تھی مجھے بھی انزلہ سے محبت ہو گئی تھی اور جب مجھے پتہ چلا کہ انزلہ

پاگل خانے میں ہے میں پھر اس ٹائم پاگل خانے میں گئی اس کو وہاں سے بھاگا کے لے
اٹی۔۔۔ اب تم دونوں کیا کرو گے؟ اس کی طبیعت ٹھیک ہو تو ہم دونوں نکاح کر کے یہاں
سے دور چلے جائیں گئے۔۔۔ بیٹی تم یہاں آرام کرو میں اس کی خدمت کرو گا وہ آبی وہ
تمہارے لیے نامحرم ہے جب بھی اس کی طبیعت ٹھیک ہو گئی تو میں آپ دونوں کا
نکاح کروا دوں گا یہ میرا تم سے وعدہ ہیں۔۔۔

وقت گزرتا گیا جب 3 مہینے بعد وہ بالکل ٹھیک ہو گیا تو نور کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔ نور ہم
لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ نور تم مجھ سے دور نہ جاو میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتا میں مر
جاؤں گا۔۔۔ انزلہ نے نور کا ہاتھ پکڑ نور مجھے چھوڑ کر تو نہیں جاو گی نا؟ تم کیا چاہتے ہو؟ میں
چاہتا ہوں تم میرے ساتھ پوری عمر گزارو۔۔۔ انزلہ میں تم سے محبت نہیں کرتی میں تو تم
سے عشق کرتی ہوں اگر میں تم سے محبت اور عشق نہ کرتی تو میں یہاں ہوتی۔۔۔۔۔

باباجی اب اپنا وعدہ پورا کریں۔ بیٹی میں اپنا وعدہ نہیں بھولا۔۔۔ چلو اٹھے آو میرے ساتھ تم
دونوں۔۔۔ انزلہ حیرت سے کبھی نور کو دیکھتا کبھی باباجی کو اس نے با مشکل ہونٹوں سے بولا
ہم لوگ کہاں جا رہے ہیں۔ تم مجھ سے نکاح نہیں کرو گئے۔۔۔ کیا مطلب ہم

دونوں۔۔۔۔۔ ہیں ہم دونوں نکاح کرئیں گئے۔ انزلہ خوشی سے چارپائی سے اٹھ کر کھڑا ہوا ایک ہاتھ سے نور کا ہاتھ پکڑ اور دوسرے ہاتھ سے باباجی کا ہاتھ پکارا باباجی مسکرا رہے تھے انزلہ تم تو ایک عاشق سے دو ہاتھ آگے ہوں۔ باباجی باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں پہلے ہم نکاح کرتے ہیں۔ بیٹا صبر کرو صبر کا پھل بہت میٹھا ہے باباجی مجھ سے اور صبر نہیں ہوتا۔۔ چلو میرے ساتھ عاشقوں پاس گاؤں میں مسجد ہیں ادھر تم دونوں کا نکاح ہوگا انشاء اللہ میرے رب کا حکم ہوا تو عاشقوں۔۔۔۔۔ 20 منٹ بعد جب مسجد کے اندر دخل ہوئے۔ اسلام و علیکم مولانا صاحب و علیکم السلام باباجی حکم کرئے۔ حکم یہ ہے کہ ان دونوں کا نکاح کرئے۔ مسجد کے اندر کافی لوگ تھے جو قرآن کی تلاوت کر رہے تھے ان میں سے ایک عاکف ہمدانی بھی تھا۔ باباجی مسجد کے اندر گواہ بھی موجود ہے تو مولوی صاحب پھر نکاح کرتے ہیں نا۔۔ مسجد کے اندر ایک کپڑا لگایا کپڑے کے ایک طرف نور اور دوسری طرف انزلہ سکندر بیٹھا ہوا تھا۔۔ بسم اللہ کریں ملانا صاحب۔ ٹھیک ہے باباجی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

نور والدہ زریاب خانزادہ آپ کا نکاح انزلہ والدہ وہاج سکندر کے ساتھ پانچ لاکھ سکھ راج الوقت قرار پایا گیا ہے کیا آپ کو قبول۔۔۔۔۔ جی قبول ہے۔ قبول ہے۔ جی قبول ہے۔

باباجی نے انزلہ کو گلے لگایا اور نور کے سر پر ہاتھ رکھا۔ اب تم دونوں ایک دوسرے کے لیے محرم ہو گئے ہو۔۔۔ اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے میری دعائیں آپ لوگوں کے ساتھ ہیں۔۔۔

جاری ہے